(رجسٹرڈ ایل ۷۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

قیمت اخبار عام سے سالانہ … پیشگی - اور خواص اور معاونین جو کچھ لطف فرماوین

اخبار الحکم قادیان

چہ گوئیم باتو ای گرامی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۹ | قادیان دار الامان ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۱۷ھ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۰ ۶ - | جلد ۴

نظم

از حضرت اقدس مسیح الزمان سلمہ الرحمن

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین - دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلاوے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
یونہی غفلت کی لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤگے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز مین
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہمنے
جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کے وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جان کو مدام
دلکو وہ جام لبالب ہی پلایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہمنے
مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اس کا تہ دل مین بٹھایا ہمنے
زعم میں ان کے مسیحائی کا دعویٰ میرا
افترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے
کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہین
نام کیا کیا غم ملت مین رکھایا ہم نے
گالیاں سنکے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہم نے
صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے
نور دکھلا کے ترا سب کو کیا ملزم و خوار
سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے
نقش ہستی تری الفت مین مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری راہ میں اڑایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
شان حق تیرے شمائل مین نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے
چھوکے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے
دلبرا مجھکو قسم ہے تری یکتائی کی
آپکو تیری محبت مین بھلایا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دلمین یہ ترا نقش جمایا ہم نے
دیکھکر تجھکو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطین کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے تیرا اثر تجھہ سی ہی آخر پل
تیرے بڑہنے سے قدم آگے بڑہایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح مین تیری وہ گاتے ہین جو گایا ہم نی
قوم کے ظلم سے تنگ آکے میرے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ مین مچایا ہم نے

لیڈی سمتہ کے ریلیو ہونے کی خوشی

لیڈی سمتھ کے ریلیو ہونیکی خبر جسوقت دارالامان قادیان میں پہنچی اور حضرت امام الزمان سلمہ الله الرحمن نے سُنی آپکا چہرہ مسرّت و انبساط سے سرخ ہوگیا۔ آپ نے اوسی وقت حضور لفٹننٹ گورنر پنجاب کو مبارک بادی کا تار بھیجنے کا حکم دیا۔ چنانچہ فی الفور آپکے حکم کی تعمیل کی گئی اور ایک خاص آدمی بٹالہ سٹیشن کو ٹیلگرام دینے کے لیئے روانہ کیا گیا جسکا خلاصہ مضمون یہہ تھا۔

کہ ہم نہایت صدق دل کے ساتھہ لیڈی سمتھ کے ریلیو ہونے کی آپ کو مبارکباد دیتے ہین۔ اور حضرۃ قیصرۂ ہند کو بھی آپ یہہ مبارکبادی کا پیغام پہنچا دین۔

اس کے علاوہ آپنے حکم دیا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں اس تقریب پر ایک دن کی تعطیل کی جاوے۔ چنانچہ مدرسہ مذکور ایک یوم کے لیئے بند کیا گیا +

الغرض سچی خوشی کا اظہار فرمایا آپ کی جماعت برٹش رول کے ساتھہ اپنی وفاداری اور فرمان پذیری کو حضرت امام کی ہدایت کے بموجب مذہبی طور پر جزو ایمان سمجھتی ہے۔ اور جیساکہ حضرت امام نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا۔ یہہ باتیں نہ اس لئے ہیں کہ گورنمنٹ سے کسی قسم کے خطاب و اجر کی امید ہے بلکہ محض اس لئے کہ خدا نے حکم دیا ہے کہ محسن کے ساتھہ نیک سلوک کرو۔ پس گورنمنٹ انگلشیہ کی خوشی ہماری خوشی اوس کا رنج ہمارا رنج ہے۔ غرض آپکو جو مسرّت ہوئی وہ مندرجہ بالا کارروائی سے ثابت ہے۔ اور آپکی جماعت کے ہر فرد کو جسقدر خوشی ہوئی ہے اوس کے اظہار کے لیئے مندرجہ ذیل نظم کافی ہے جو ہمارے مکرم دوست میر حامد شاہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ضلع سیالکوٹ نے لکھی ہے۔ یہاں اس امر کا ذکر فضول نہ ہوگا۔ کہ ہماری سیالکوٹی جماعت صرف ایک جماعت ہے۔ جس نے کل ضلع سیالکوٹ مین دُعا کا جلسہ کیا اور ہندو مسلمانان ضلع سیالکوٹ میں سے کسی کو یہہ جوش نہین آیا القصہ وہ نظم یہ ہے +

رباعیات حسب حال

ہوا لیڈی سمتھ ریلیو یہہ ٹیلیگرام آیا
خدا کا شکر کرتے ہیں کہ روح افزا پیام آیا
نہ پوچھو ہم سے کیفیت تم اُسکے چھوٹ جانیکی
خوشی سے دل ہمین اچھلا کہ جب مُنہہ پر یہ نام آیا

دیگر

جھکا اب آسمان آخر خدا کی یہہ عنایت ہے
ہمین سرکار کی فتح مبارک کی بشاشت ہے
بڑہی آگے ہماری فوج اب دل بڑہ گئے اُنکے
مسلسل فتح ہونیکی مبارک یہ علامت ہے

دیگر

مبارک ہے ہمین لیڈی سمتھ تیرا رہا ہونا
کھُلا ہم پر جو المرد تمہارا با وفا ہونا
اٹھائے دُکھ بہت تم نے مگر ثابت ہوا آخر
تمہین پر ختم ہے ہان حق خدمتکا ادا ہونا

دیگر

بہت مدت سے گو ہمکو لگی یہ انتظاری تھی
ہمیں محصور ہونے کی بہت ہی بیقراری تھی
اطاعت کے نہ کرنے سے مگر تمنے یہ دکھلایا
دکھائی تمکو یہان منظور قومی پاسداری تھی

دیگر

سُنی اوسنے ہماری بھی جو سنتا ہی دعاؤنکو
خدایا رد نہین کرتا تو خالص التجاؤن کو
ہماری یہ دعا ہر دم ہے تجھہ سی طاقتوں ولی
فتح مندی ہو انگلستان کی ماؤں کی جاؤں کو

دیگر

یہ خواہش ہے ہمیشہ یہ ہمارے بادشاہ ہوویں
بعدل و داد مسکینون کی یہ دائم پناہ ہوویں
بڑی احسان ہین ان کے ہماری یہ تو محسن ہین
دعا کرتے ہیں تجھہ سی یہہ انکو دشمن سب تباہ ہوین

دیگر

بہت تقسیم کرتے ہیں یہہ ہم پر رحم و شفقت کو
بہت تو قیر و عزت سے ہیں لیتے ہم سے خدمتکو
کوئی ذلت جو پاتا ہے تو ہے یہ اوسکی نادانی
سمجھتا خود نہیں انکی ہے وہ طرز حکومت کو

دیگر

جو سچ پوچھو تو سچ ہے ہماری مہرباں ہیں یہ
خدا کی مہربانی سی ہماری پاسباں ہیں یہ
خدایا انکے تو اقبال کو ہر دم بڑہاتا جا
یہ تیری پاک مرضی ہے کہ ہم پر حکمراں ہیں یہ

دیگر

نہین ممکن ہے ہم سی حق خدمت کچھہ ادا ہووے
مگر ہم صاف کہتے ہین کہ نیت با صفا ہووے
دکھائین گے اطاعت میں جو اب اخلاص بڑہ بڑہ کر
نہین ممکن کہ ایسو نکی کوئی خدمت خطا ہووے

دیگر

ہماری آرزو یہ ہے خدا امن و امان بخشے
یہان بخشے وہان بخشے نہان بخشے عیاں بخشے
ہماری قیصرہ کو دائمی آرام دی یارب
کوئی تیرے سوا کب ہے جو فضل و امتنان بخشے

خاکسار حامد سیالکوٹی

آب زر سے لکھنے کے قابل

رہبانیت بزدلون کا کام ہے۔
معاصی کے اسباب جب جمع ہون تو دُعا مستجاب ہوتی ہے۔ دیکھو یوسف علیہ السلام کی حالت۔
تکاثر لہو کا موجب ہوتا ہے۔
نصر الله کے وقت الناس دین میں داخل ہوتے ہیں۔
تنزل کا باعث لوگ کہتے ہیں کہ سلطان وقت کی زبان نہ سیکھنا ہے اور فضول خرچی اور کاہلی ہے۔ میرے نزدیک تحجیر قرآن کریم ہے۔

(بیاض حضرت مولانا نورالدین سلمہ ربہ)

ایڈیٹوریل نوٹس

ہماری قوم کو مبارکباد ہم نہایت خوشی اور انبساط سے سائیڈ یہ مژدہ قوم کو سناتے ہیں کہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ امسال امتحان مڈل کے نتائج میں پنجاب بھر میں اوّل رہا ہے۔ جسقدر طالب علم شامل امتحان ہوئے تھے سب کے سب اور بھر کل مضامین میں یعنے اختیاری میں بھی پاس ہوئے۔ الحمدللہ علےٰ ذالک یہ پہلی مرتبہ ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے طالب علم امتحان مڈل میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ خوشی ہماری کل قوم کی خوشی ہے اس قابل تعریف نتیجہ کا باعث صرف صرف خدا یتعالیٰ کا فضل اور کرم ہے۔ ہم اپنے لائق ہیڈ ماسٹر میاں شیر علی۔ بی۔ اے کی کارگزاری اور مستعدی کو کبھی نظر انداز نہیں کرسکتے جنہوں نے اپنے فرض منصبی کو پوری دیانتداری سے ادا کیا ہے ہم کو کامل امید ہے کہ مجلس منتظمہ اون کی محنت کی پوری قدر کرے گی۔ اس عمدہ نتیجہ پر ہم اپنی قوم کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہم ہمیشہ ایسے اور اس سے بھی بڑھ کر نتائج دیکھیں آمین +

ضرورۃ امام حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کی بیاض پڑھتے پڑھتے ہم ایک مقام پر پہونچے جہاں مندرجہ ذیل چند سطور ضرورۃ امام کے متعلق لکھی ہوئی تھیں۔

تعجب ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ کاموں میں استاد کی جستجو کی جاتی ہے۔ تو سفر میں ادنیٰ امور کو دریافت کئے بغیر کام نہیں چلتا۔ مکا تو ن بربدون ذرایع کے پہونچنا محال ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ خدمات پر مامور کرنے کے مٹو امتحان اور ڈگری ضروری ہے ادنیٰ علوم سے اعلیٰ علوم تک مدارج اور امتحانات مقرر ہین اون کے حصول کے لئے پروفیسر اور شرایط محنت۔ فرصت وغیرہ ضروری ہیں۔

اور اسلام کے سمجھنے یا مذاہب پر رائے دینے کے لئے کسی چیز کی ضرورت نہیں؟ ؟ ؟ افسوس! افسوس!! افسوس!!!

لاہور کے لاٹ پادری اور طلباء کو وعظ۔ ست دہرم پرچارک اس عنوان سے لکھتا ہے کہ "پچھلے دنوں لاہور میں بشپ آف لاہور (لاٹ پادری) نے سکولوں اور کالجوں کے طلباء کے روبرو فورمن مشن کالج میں وعظ کیا جہاں تک روانی اور الفاظ کی موزونیت کا تعلق ہے وعظ خاصہ تھا۔ مگر مطلب کو اگر لیا جاوے تو نوجوانوں کو گمراہ اور ورطۂ جہالت میں غرق کرنے والا تھا۔ لاٹ پادری صاحب نے طلباء کے یہ امر ذہن نشین کرنے کی جد و جہد کی کہ حضرت عیسےٰ مسیح مصلوب ہونے کے بعد قبر میں دبائے گئے تھے اور وہاں سے چند یوم کے بعد مع جسم جان نکلکر آسمان پر چڑہ گئے اور وہاں خدا کے دائیں ہاتھ بیٹھ گئے۔ اس جگہ سے وہ اپنی امت کی شفاعت کرایا کرتے ہین یعنے اپنے پیروکاروں کے گناہ خدا سے سفارش کرکے بخشوایا کرتے ہیں" افسوس جن کالجوں اور مدرسوں میں ایسے ایسے وعظ ہوں اور طلباء کو ایسی تعلیم دی جاوے۔ وہاں بہتری کی امید کی جاسکتی ہے۔ کیا لطف ہو کہ ایک طرف سائنس اور فلسفہ کا پڑھانا اور دوسری طرف ایسی ایسی کہانیاں سنانا کہ جن کو ہمارے دیہات کی بوڑہی عورتیں بھی باور نہ کریں +

خلافت راشدہ جس کے چند ایک پیرگراف ہم نے شایع کئے ہیں ۱۳۶ صفحہ تک چھپ چکی ہے ان پیرے گرافوں کو پڑہ کر ناظرین کو اندازہ ہو جاوے گا کہ یہ کتاب قرآن کریم کے حقایق اور معارف کا کیسا گران بہا خزینہ ہے۔ ہم کو سخت افسوس ہے کہ بعض مالی مشکلات کی وجہ سے ہم اوس کو ۳۰۰ سے زیادہ نہیں چھاپ سکے۔ ورنہ یہ کتاب اس قابل ہے کہ کئی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم ہو کیونکہ آج جس بات کی ضرورت ہے وہ یہی ہے کہ قرآن کریم کی عظمت اور شان کو دنیا میں قائم کیا جاوے اور یہ مطہر القلب انسانوں کی سعی اور کوشش کے بدون نہیں ہو سکتا۔ شیعہ لوگوں کا فتنہ بھی ایک عظیم الشان فتنہ ہے اور یہ کتاب اون کے فتنہ کو پاش پاش کرنے کیلئے آسمانی حربہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس کتاب کی ضرورت کو محسوس کرنے والے اصحاب امید سے زیادہ اس کی اشاعت میں ہم کو مدد دیں گے +

کشف صفحہ چہارم پر ہم پیر صاحب العلم (جن کے ملک سندھ میں لاکھوں مرید ہیں) اور پیر کوٹھ والے صاحب کا (جو مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم کے پیر ہیں) کا ایک کشف درج کرتے ہیں صاحب بصیرۃ لوگ اونکو پڑھیں اور سوچیں کہ کیا ایسے بزرگ انسان مفتری علی اللہ ہیں اور خدا کے لئے وہ مدعیان الہام بھی پڑھین جو اپنے تین چار دوستوں کے طبقہ میں حضرت اقدس کے خلاف الہام ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور باوجودے کہ کئی مرتبہ اُن کو ایسے الہام شایع کرنے کی دعوت بھی کی گئی۔ مگر آج تک وہ باہر نہیں نکلتے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم — اللہ الصمد

کشف

اللہ الصمد — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاد سندہ کے پیر صاحب العلم کو کیا فرمایا

یہہ پیر صاحب العلم بلاد سندہ کے مشاہیر مشایخ مین سے ہین جن کے مرید ایک لاکھ سے کچھہ زیادہ ہون گے آپ علوم عربیہ مین مہارت تامہ رکھتے اور علماء راسخین میں سے ہیں۔ جناب مرزا صاحب کے حق مین اُن کی شہادت جنکو وہ قسم کھاکر بیان کرتے ہین۔ یہہ ہے۔ انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستفسرتہ فی امرك وقلت بین لی یا رسول اللہ اھو کاذب مفتری او صادق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **انہ صادق ومن عند اللہ** فعرفت انك علی حق مبین وبعد ذلك لانشك فی امرك ولا نرتاب فی شانك ونعمل کما تامر۔ فان امرتنا ان اذھبوا الی بلاد امریکہ فانا نذھب الیھا وما نکون لا نخیر وستجدنا ان شاء اللہ من المطاوعین۔ یعنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم کشف مین دیکھا پس مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعوی کرتا ہے کہ یہ جھوٹا اور مفتری ہے یا صادق ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ صادق ہے اور خدا تعالی کی طرف سے ہے۔ پس میں نے سمجھہ لیا کہ آپ حق پر ہیں۔ اب بعد اس کے ہم آپ کے امور میں شک نہین کرین گے اور آپکی شان مین ہمین کچھہ شبہ نہین ہوگا اور جو کچھہ آپ فرمائین گے ہم وہی فرمائین گے۔ پس اگر آپ یہہ کہو کہ ہم امریکہ مین چلے جائین تو ہم وہین جائین گے۔ اور ہم نے اپنے تئین آپکے حوالے کردیا ہے اور انشاء اللہ ہمین فرمانبردار پاؤ گے +

پہر صاحب العلم نے عام مجلس میں کھڑے ہوکر اور عصا لیکر تمام حاضرین کو بلند آواز سے سنادیا کہ میں اونکو اپنے دعوی مین حق پر جانتا ہون اور ایساہی مجھے **کشف** کی رو سے معلوم ہوا ہے۔

حضرت پیر صاحب کوٹھہ والے نے کیا فرمایا

محمد یحیی ساکن موضع دیگران نے حضرت مہدی معہود امام الزمان کی خدمت مین ایک نیاز نامہ ۲۳ رجنوری سنہ ۱۹۰۶ء کا لکھا ہوا ارسال کیا ہے جس میں **حضرت** کوٹھہ والے صاحب مرحوم علاقہ یوسف زئی کی گواہی دربارہ پیدا ہوجانے مہدی آخر الزمان کے درج کی ہے۔ چنانچہ وہ اصل خط بعبارت ذیل ہے :۔

بخدمت شریف حضرت امام زمان بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

معروض کہ میں موضع کوٹھہ علاقہ یوسف زئی کو گیا تہا اور چونکہ سنا ہوا تھا کہ حضرت صاحب مرحوم کوٹھہ والے فرماتے تھے کہ مہدی آخر الزمان پیدا ہوگیا ہے مگر وقت ظہور ابھی نہیں ہے۔ تو اس بات کا مجکو بہت خیال تھا کہ اس امر میں تحقیق کرون کہ فی الواقع کس طرح ہے۔ جب میں اسدفعہ کوٹھہ کو گیا تو اُن کے مریدون مین سے جو کوئی باقی ماندہ ہین۔ ہر ایک سے مین نے استفسار کیا۔ ہر ایک یہی کہتا تھا کہ یہ بات مشہور ہے۔ ہم نے فلان سے سنا فلان آدمی نے یون کہا حضرت صاحب یہہ بیان فرماتے تھے۔ مگر دو ۲ آدمی ثقہ متدین نے اس طرح کہا۔ ہم نے خود اپنے کانون سے حضرت کی زبان مبارک سے سنا ہے۔ اور ہمکو خوب یاد ہے ایک حرف بھی نہین بھولا۔ اب ہر ایک کا بیان بعینہ عرض خدمت کرتا ہون۔

(۱) **ایک شخص** حافظ قرآن نور محمد اصل متوطن گڑھی امازی حال از کوٹھہ بیان کرتا ہے کہ **حضرت** ایکدن وضو کرتے تھے اور میں روبرو بیٹھا تھا فرمانے لگے کہ۔ **ہم اب کسی اور کے زمانہ میں ہین**۔ میں اس بات کو نہ سمجھا اور عرض کیا کہ کیوں حضرت آپ اسقدر متغیر ہوگئے ہیں کہ اب آپکا زمانہ چلا گیا ابھی آپ کے ہم عمر لوگ بہت تندرست ہین۔ اپنے کام دنیوی کرتے ہین۔ فرمانے لگے تو میری بات کو نہ سمجھا۔ میرا مطلب تو کچھہ اور ہے۔ پھر فرمانے لگے کہ جو خدا کی طرف سے ایک بندہ تجدید دین کے لئے مبعوث ہوا کرتا ہے وہ پیدا ہوگیا ہے ہماری باری چلی گئی۔ میں اس لئے کہتا ہون کہ ہم کسی غیر کے زمانہ مین ہین۔ پھر فرمانے لگے وہ ایسا ہوگا۔ مجھکو کچھہ تعلق مخلوق سے نہی ہے اسکو کسی کے ساتھہ تعلق نہ ہوگا۔ اور اوسپر اس قدر شدائد مصایب آئینگے جنکی نظیر زمانہ گذشتہ مین نہ ہوگی مگر اوسکو کچھہ پرواہ نہ ہوگی اور سب طرح کی تکالیف اور فساد اُسوقت مین ہونگے اُسکو پرواہ نہ ہوگی۔ زمین آسمان مل جاوین گے اور الٹ پلٹ ہو جاوینگے اُس کو پرواہ نہ ہوگی پھر مین نے عرض کی کہ نام ونشان یا جگہ بتاؤ۔ فرمانے لگے نہیں بتاتا ہون فقط۔ اس میں مین نے ایک حرف زیر بالا نہین کیا۔ ہان اُسکی تقریر افغانی ہے۔ یہ اُسکا ترجمہ ہے +

(۲) **دوسرا شخص** مسمی گلزار قوم **افغان** ساکن موضع بڑا بیر علاقہ پشاور حال از نوپی قریب کوٹھہ شریف۔ یہہ شخص بہت مدت **حضرت صاحب** کی خدمت مین رہا ہے **قسم** کہا کر کہتا ہے کہ ایکدن حضرت صاحب عام مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اور طبیعت اُسوقت بہت خوش وخورم تھی۔ فرمانے لگے کہ میرے **بعضے** آشنا **مہدی آخر الزمان** کو اپنی آنکھون سے دیکھیں گے اور اوسکی باتیں اپنے **کانون** سے سنین گے۔ فقط۔ پھر اوس **شخص** کو مین نے اس راز سے مطلع کیا۔ تمہارے حضرت کی پیشین گوئی تو سچی نکلی ایساہی وقوع میں آیا تو یہ **شخص** بہت رویا اور کہنے لگا کہ کہان ہے مجھکو کسی طرح اسکے قدمون تک پہنچا دو میں بسبب ضعف بصارت

انبیاء علیہم السلام کا ایمان۔

اور

فلاسفروں کا ایمان

جاننا چاہیے کہ خدا تعالی اور عالم مجازات اور دیگر امور مبدا اور معاد کے ماننے مین فلسفیوں کا طریقہ انبیاء علیہم السلام کے طریقہ سے بہت مختلف ہے نبیوں کے طریق کا اصل اعظم یہ ہے کہ ایمان کا ثواب تب مترتب اور بار آور ہوگا کہ جب غیب کی باتوں کو غیب ہی کی صورت میں قبول کیا جاوے اور ظاہری حواس کی کھلی کھلی شہادتیں یا دلائل ہندسیہ کے یقینی اور قطعی ثبوت طلب نہ کئے جائین۔ کیونکہ تمام وکمال مدار ثواب اور استحقاق قرب و توسل آلہی کا تقوی پر ہے اور تقوی کی حقیقت وہی شخص اپنے اندر رکھتا ہے جو افراط آمیز تفتیشوں اور لمبے چوڑے انکاروں اور ہر ہر جزئی کی موشگافی سے اپنے تئیں بچاتا ہے اور صرف دور اندیشی کے طور سے ایک راہ کی سچائی کا دوسری راہوں پر غلبہ اور رجحان دیکھکر بحسن ظن قبول کر لیتا ہے۔ اسی بات کا نام ایمان ہے۔ اور اسی ایمان پر فیوض الہی کا دروازہ کھلتا ہے اور دنیا و آخرت میں سعادتیں حاصل ہوتی ہین جب کوئی نیک بندہ ایمان پر محکم قدم مارتا ہے اور پھر دعا اور نماز اور فکر اور نظر سے اپنی حالت علمی میں ترقی چاہتا ہے۔ تو خدا تعالی خود اوس کا متولی ہوکر اور آپ اسکا ہاتھ پکڑ کر درجہ ایمان سے درجۂ عین الیقین تک اسکو پہنچا دیتا ہے۔ مگر یہ سب کچھ بعد استقامت و مجاہدات و ریاضات و تزکیہ و تصفیہ نفس ملتا ہے پہلے نہین اور جو شخص پہلے ہی تمام جزئیات کی بکلی صفائی کرنا چاہتا ہے اور قبل از صفائی اپنے بد عقائد اور بد اعمال کو کسی حالت مین چھوڑنا نہین چاہتا وہ اس ثواب اور اس راہ کے پانے سے محروم ہے۔ کیونکہ ایمان اسی حد تک ایمان ہے جب تک وہ امور جن کو مانا گیا ہے۔ کسی قدر پردۂ غیب مین ہین یعنی ایسی حالت پر واقع ہیں جو ابھی تک عقلی ثبوت نے اُن پر احاطہ تام نہین کیا اور نہ کسی کشفی طور پر وہ نظر آئی بلکہ ان کا ثبوت صرف غلبۂ ظن تک پہنچا ہے وبس۔

یہ تو انبیا کا سچا فلسفہ ہے جس پر قدم مارنے سے کروڑہا بندگان خدا آسمانی برکتیں پا چکے ہین اور جس پر ٹھیک ٹھیک چلنے سے بیشمار خلق اللہ معرفت تامہ کے درجہ تک پہنچ چکی ہین اور ہمیشہ پہنچتی ہین اور جن اعلیٰ درجہ کے یقینوں کو شوخی اور جلدی سے فلسفی لوگوں نے ڈھونڈھا اور نہ پایا وہ سب مراتب ان ایماندار بندون کو بڑی آسانی سے ملگئے اور اس سے بھی بڑھکر اس مین معرفت تامہ کے درجہ تک پہنچ گئے کہ جو کسی فلسفی کے کانون نے اسکو نہیں سنا اور نہ اس کی آنکھہ نے دیکھا اور نہ کبھی اس کے دل میں گذرا لیکن اس کے مقابلہ پر خشک فلاسفرون کا چھوٹا اور مخشوش فلسفہ جس پر آج کل کے نو تعلیم یافتہ لوگ فریفتہ ہو رہے ہیں اور جس کے بد نتائج کی بیخبری نے بہت سے سادہ لوحون کو برباد کر دیا ہے یہ ہے کہ جب تک کسی اصل یا فرع کا قطعی طور پر فیصلہ نہ ہو جائے اور بکلی اس کا انکشاف نہو جائے تب تک اس کو ہرگز ماننا نہین چاہئے گو خدا ہو یا کوئی اور چیز ہو ان میں سے اعلیٰ درجہ کے اور کامل فلاسفر جنہوں نے ان اصولوں کی سخت پابندی اختیار کی تھی انہوں نے اپنا نام محققین رکھا جن کا دوسرا نام دھریہ بھی ہے ان کامل فلاسفرون کا بپابندی اپنے اصول قدیمہ کے یہ مذہب رہا ہے کہ چونکہ خدا تعالی کا وجود قطعی طور پر بذریعۂ عقل ثابت نہین ہو سکتا اور نہ ہم نے بچشم خود اس کو دیکھا۔ اس لئے ایسے خدا کا ماننا ایک امر مظنون اور مشتبہ مان لینا ہے جو اصول متقررہ فلسفہ سے بکلی بعید ہے۔ سو انہون نے پہلے ہی خدا تعالی کو درمیان سے اڑا دیا پھر فرشتون کا یون فیصلہ کیا کہ یہ بھی خدا تعالی کی طرح نظر نہین آتے چلو یہ بھی درمیان سے اٹھاؤ پھر روحون کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ رائے ظاہر کی کہ ہم کوئی ثبوت قابل اطمینان اس بات پر نہیں دیکھتے کہ بعد مرنے کے روح باقی رہجاتی ہے نہ کوئی روح نظر آتی ہے اور نہ واپس آکر کچھہ اپنا قصہ سناتی ہے بلکہ سب روحین مفارقت بدن کے بعد خدا اور فرشتون کی طرح بے اثر بے نشان ہیں سو اون کا بھی وجود ماننا خلاف دلیل و برہان ہے ان سب فیصلون کے بعد اُن کی نظر عمیق نے تکالیف شرعیہ کی مشقت اور حلال حرام کا فرق اصول فلسفہ کا سخت مخالف سمجھا اس لئے اُنہوں نے صاف صاف اپنی رائے ظاہر کر دی کہ مان اور بہن اور جوروہ مین فرق کرنا یا اور چیزوں میں سے بلا ثبوت ضرر طبی بعض چیزوں کو حرام سمجھہ لینا یہ سب بناوٹی باتین ہیں جن پر کوئی فلسفی دلیل قائم نہین ہو سکتی اسی طرح انہون نے یہ بھی بیان کیا کہ ننگا رہنے میں کوئی شناعت عقلی ثابت نہیں ہوتی بلکہ اسمیں طبی قواعد کے رو سے فوائد ہیں اسی طرح ان فلاسفرون کے اور بھی مسائل ہین اور خلاصہ انکے مذہب کا یہی ہے کہ وہ بجز دلایل قطعیہ عقلیہ کے کسی چیز کو نہین مانتے اور انکی فلسفیانہ نگاہ میں گو کیسی کوئی بد عملی ہو جب تک براہین قطعیہ فلسفیہ سے اوس کا بد ہونا ثابت نہولے یعنی جب تک اس میں کوئی طبی ضرر یا دنیوی بد انتظامی متصور نہ ہو تب تک اوس کا ترک کرنا بیجا ہے مگر جو دوسرے درجہ کے فلاسفر ہیں انھوں نے لوگوں کے لعن طعن سے اندیشہ کر کے اپنے فلاسفری اصولون کو کچھہ نرم کر دیا ہے اور قوم کے خوف اور ہم جنسوں کی شرم سے خدا اور عالم جزا اور دوسری کئی باتون کو ظنی طور پر تسلیم کر بیٹھے ہیں لیکن یہ اعلیٰ درجہ کے فلاسفر اُن کو سخت نالائق اور بدفہم اور غبی الطبع اور بزدل اور اپنی سوسائٹی کے بد نام کنندہ خیال کرتے ہین کیونکہ اُنہوں نے فلاسفر ہونیکا دعوی تو کیا لیکن اصول فلسفہ پر جیسا کہ حق چلنے کا تھا نہیں چلے اس لئے اوّل درجہ کے فلاسفر اس بات سے عار رکھتے ہیں کہ ان ناقصون کو فلاسفر کے باعزت لفظ سے مخاطب یا موسوم کیا جائے۔ کیونکہ انہون نے کچھہ کچھہ تو فلسفہ کے طریقہ پر قدم مارا

چند پیراگراف

از خلافت راشدہ مصنفہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب

قران کریم کی پیشگوئیوں کی حقیقت نہ سمجھنے والون نے ان مواعید پر نابینائی اور خطا کاری سے اعتراض کئے ہیں اگرچہ اس اعتراض کے واقعی اور کامل جواب کا متکفل وہ مضمون ہو سکتا ہے جو بالاستقلال جنت وجہنم کے وعید و وعدہ پر وقف ہو مگر اتنا اس موقع پر بھی لکھنا بیجا نہ ہوگا کہ قران کریم کا یہ مضبوط قاعدہ اور اسی کی درحقیقت یہ یگانہ صفت اور اسی کا ممتاز خاصہ ہے کہ قرآن کریم ہر ایک دعوے کے ساتھ دلائل بھی اپنے اندر بیان کرتا ہے۔ کوئی اس کا دعویٰ نہین جس کے ساتھ معًا قاطع برہان نہ ہو اور یہ صفت منجلہ اُن صفات مہمہ کے ہے جس نے اسے خاتم الکتب ہونے کا فخر بخشا ہے۔ اس نے جہان خدا کا ایک ہونا بیان کیا ہے۔ اس کے ساتھ توحید کے دلائل بھی بیان کئے ہیں۔ اور جہان کثرت آلہہ کی نفی کا دعویٰ کیا ہے وہان اس کثرت کی نفی اور مفاسد کے دلائل بھی بیان فرمائے ہین غرض نبوت اور نبوت کے دلائل اور کتاب اللہ کی ضرورت کا دعویٰ اور اس کے دلائل اور عدم نبوّت کے مفاسد علیٰ ہذا ہر ایک ضروری مسئلہ کے متعلق دعویٰ اور دلیل بیان کی ہے۔ مگر ثبوت توحید اور اثبات الوہیت اور ربوبیت کے بعد بڑا بھاری مسئلہ جو سب مسائل کی روح روان ہے معاد اور وعدہ و عید معاد کا مسئلہ ہے۔ درحقیقت آخرۃ کا یقین ہی تمام نیکیون کا سچا محرک اور انکار آخرت تمام مفاسد کا باعث ہے۔ دنیا میں بڑی بھاری کتاب توریت تھی انجیل تو بجہہ توریت کی تعلیم کا اعادہ اور دو چار فقیرانہ اصول سے زیادہ نہ تھی اس سے تو کوئی توقع ہی عبث تھی۔ مگر توریت باایں ضخامت قیامت کے ضروری مسئلہ سے بالکل خاموش رہی اگرچہ کسی قدر مگر نہائیت ہی باریک اور دقیق پیرایہ میں ایمان اور حسنات پر اس عالم کی جزاء کے وعدے بیان کئے مگر ان مین دو نقص اور واضح نقص رہ گئے ایک یہ کہ ان دنیوی مواعید میں (یعنے بارشین ہون گی اور اور وقت پر پھل ہوگا اور یہ ہوگا اور یون ہوگا) کوئی ایسی رموز اور دلالات نہ تھین جو اس مادی عالم اور محسوسی منافع سے کشان کشان یہودیون کو باہر لے جاتیں اور اُن ہی الفاظ کی دوربین کی وساطت سے اس وراء الوراء اور غیب الغیب عالم کی سیر بھی کرا دیتیں۔ دوسرا نقص یہ ہوا کہ وہ دنیوی مواعید بھی اکمل طور پر پورے نہ ہوئے بلکہ کبھی جو تھوڑا سا آرام یہودیون کو ملا وہ زمانۂ دراز کی تباہی اور کوفت کے سبب سے افسانۂ خواب ہو گیا۔ اور صدیون کی غلامی اور ذلت اور لعنت نے طبعًا ایسا پست ہمت اور زمین پر نظر رکھنے والی اور حقایق سے ناآشنا قوم یہودیون کو بنا دیا کہ بہت سے ان مین قیامت کے منکر ہو گئے اور باقی ماندہ مادی اور حسی واقعات میں ایسے مبتلا رہے کہ انبیاء کے روحانی رنگون اور پیشگوئیوں کے اصلی لباس سے قطعًا نابلد ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ مسکین اور بظاہر گم نام اور ابن نجار مسیح کو پہچان نہ سکے۔ ہندوستان کی کتاب وید جو حقیقۃً بید بے ثمر ہے اس مسئلہ شریفہ سے ایسی جاہل ہے کہ اس نے غریب آدم زاد کو تناسخ کے گورکھ دھندے مین پھنسا کر اون کی اخلاق فاضلہ کی بنیادون میں پانی پھیر دیا۔

قرآن کریم نے سب سے زیادہ اسی مسئلہ کو نصب عین رکھا ہے۔ اول النفسی اور آفاقی شہادتوں یعنے انسان کی خلقت اور اس کے اعمال کے میلان اور غائیت اور نیچر (فطرۃ اللہ) و قانون قدرت سے اقامت قیامت اور ثبوت حشر اجساد اور ضرورت یوم الدین پر جا بجا بحث کی ہے۔ ایحسب الانسان ان یترک سدی الم یك نطفۃ من منی یمنی ثم کان علقۃ فخلق فسوّی فجعل منہ الزوجین الذکر والانثی الیس ذالك بقادر علی ان یحیی الموتی۔ اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ انسان کی بناوٹ اور خلقت اور اس کا تسویہ اور اس کا دو مختلف نتیجون اور کارروائیون کی مخلوق یعنے نر و مادہ ہونا چاہتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ جواب دہ ہستی اور اپنے اعمال و افعال کی ذمہ وار ہستی ہے۔ اور آسمان سے پانی برسنے اور زمین میں نباتات اُگنے سے جا بجا استدلال کیا ہے کہ اسی طرح حشر اجساد بھی ہوگا۔ اس کے بعد انسان کی فطرت کے سچے تقاضے کو وعدہ وعید کے رنگ مین بیان فرمایا ہے۔ یہ وعدہ وعید جو قرآن مین مذکور ہوئے ہیں حقایق واقعہ ہیں۔ انسان کے اعمال میں اور اقوال میں اور اس کی تمناؤن اور ارادون اور حوصلون اور اس کی فطرت کے نہاں در نہاں خواص میں ان مواعید کے تخم موجود رکھے گئے ہیں یہاں بھی اس کے اعمال ایک بہشت اور ایک دوزخ کے مورث ہیں جو اس مادی کثیف عالم کی فطرت اور قالب کے موافق ہیں اور چونکہ اس کے تقاضا اور تمنیات اور ارادے فانی نہین اس لئے کہ وہ ابدی اور دائمی اور غیر فانی قوا کے فطری اظلال و آثار ہیں۔ لاجرم ضروری ہے کہ اُن اعمال اور خواہشوں کی غایات بھی پوری ہون۔ جیسے یہاں ہر قسم کی بادشاہی انعامات از قسم مطاعم و مشارب و مناکح انسان کی فطری خواہش ہے اور آخری غائیت اس کی سلطان اعظم کا تقرب اور رضا اور ہمکلامی سے مشرف ہونا ہے

باقی آئندہ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال ۔ غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند

ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ عام اس سرمہ سے

فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہی مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ سے خالص ممیرانی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیئے

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے ۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے ۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے بہت پانی جانا ۔ دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیٹ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اسلئے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے ۔ راقم ڈاکٹر ڈی ۔ ایم بی ۔ ایم سانگلی صاحب بہادر ایم ۔ بی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ۔

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا

بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے ہوتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین اُن مین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا ۔ اسکی بینائی مین فرق اسقدر آگیا تھا سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی ۔ اور وہ اُن اشیاء کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھی صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امرض مذکور سے کلی صحت پائی راقم خان بہادر ۔ ڈاکٹر محمد حسین خان ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

(۳) مین نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضون پر جن کی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر مریضون کے واسطے جن کی آنکھون سے پانی جاری رہتا

نظر ہو ۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے ۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے ۔ اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنی اور آنکھون کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ سنہ ۹۸ء مین جمع کیا گیا ہے۔